علامہ ابو اسحاق شاطبی کا تبحرِ علمی، اساتذہ اور تلامذہ کی نظر میں: ایک تحقیقی جائزہ

Allama Abū Isḥāq Shāṭibī's Academic Prowess, in the Eyes of his Teachers and Students: A Research Review

Hafiz Muhammad Masood Ahmad
Visiting Lecturer, Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University:
hmmasood7@gmail.com

Abstarct:
In the 8th century Hijri, a sun of expertise in interpretation, hadith, jurisprudence, principles of tafsir, principles of hadith, principles of jurisprudence, vocabulary, and the art of eloquence rose on the land of Andalusia. Illuminated. Abū Isḥāq Ibrāhīm ibn Mūsā al-Shāṭibī is a genius who was one of the group of great imams who had a keen eye on Islamic sciences, researcher and researcher, mutaklam, usul and trusting Imams, fields of research in various sciences and arts. He was able and held the position of great Imamate, his value and dignity is beyond description and his position and rank is known and his fame is spread from East to West. The circumstances and events will be reviewed. Abū Isḥāq Ibrāhīm ibn Mūsā al-Shāṭibī was brought up with purity and piety, characterized by good manners and high morals. He was the Imam of the time from whom guidance was sought and followed in piety, piety and purity.
Keywords: *Abū Isḥāq al-Shāṭibī, jurisprudence, principles of tafsir, principles of hadith.*

تمہید

علامیہ ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی آٹھویں صدی ہجری کی قد آور شخصیت ہیں۔ سرزمین اندلس پر تفسیر، حدیث، فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، لغت، فن بلاغت پر مہارت کا ایک ایسا اچمکتا دمکتا آفتاب ہیں کہ جس نے اندلس اور غرناطہ کے ساتھ پورے عالم اسلام کو اپنے علم و ہدایت سے منور کیا۔ علامہ ابو اسحاق شاطبیؒ ایک ایسی نابغۂ روزگار ہستی ہیں جو علوم اسلامیہ میں گہری نظر رکھنے والے مطلق امام، محقق و مدقق، متکلم، اصولی اور ثقہ اکابر ائمہ کے گروہ میں سے تھے، مختلف علوم و فنون میں تحقیق کے میدان میں آپ متمکن اور امامت کبریٰ کے مقام پر فائز تھے، آپ کی قدر و منزلت بیان سے باہر ہے اور آپ کا مقام و مرتبہ معلوم اور شہرت شرق سے غرب تک

پھیلی ہوئی ہے۔ آئندہ سطور میں علامہ شاطبی کے علمی تبحر اور آپ کے متعلق آپ کے شیوخ، اساتذہ کے کلمات کے ساتھ ساتھ آپ کے فقہی مقام و مرتبہ کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

1- امام شاطبیؒ کے اساتذہ کرام

امام شاطبیؒ نے بہت سے علماء کرام سے علم حاصل کیا جن کا شمار اندلس میں اپنے وقت کے جید علماء کرام میں سے ہوتا تھا اور آپ کی شخصیت سازی اور آپ کو علومِ نقلیہ اور عقلیہ سے آراستہ کرنے میں اس کا بہت بڑا اثر ہے یہاں تک کہ آپ ؒ نے اللہ کے فضل سے مقاصد شریعت تک رسائی کی۔ جن علماء سے امام شاطبی ؒ نے علم حاصل کیا ان کی تعداد ستائیس ہے جو درج ذیل ہیں:

(i) شیخ زیارت کلاعی ؒ

ابو جعفر احمد بن حسن بن علی بن زیارت کلاعی، آپ نے ۷۲۸ھ میں انتقال فرمایا، لسان الدین ابن خطیب ان کے بارے میں کہتے ہیں:

"كان جليل القدر، كثيرة العبادة، عظيم الوقار، حسن الخلق، مخفوض الجناح، يذكر بالسلف الصالح في حسن شيمته و إعراب لفظه مزوحم المجلس، كثيرة الإفادة، واضح البيان، فارس المنابر غير و دافع"[1]

(آپ جلیل القدر، بہت زیادہ عبادت گزار، باوقار، خوش اخلاق اور متواضع تھے، آپ کے حُسن اخلاق اور الفاظ کے نطق سے سلف صالح کی یاد تازہ ہوتی، آپ کی مجلس میں بہت سے لوگ ہوتے اور آپ بلا منازع بہت زیادہ نفع رساں، فصیح البیان اور منبر کے شہسوار تھے۔)

امام شاطبیؒ نے اپنے بچپن میں ان سے سماعت کی ہے اور آپ نے ان کا یہ قول نقل کیا ہے:

"لو كان عندي بيت مال لأنفقته على طلاب العلم، لأنهم قدوتنا و ساوتنا و بركتنا و أولتنا"[2]

(اگر میرے پاس مال و دولت کا گھر ہوتا تو میں اس کو طالب علموں پر خرچ کر دیتا کیونکہ یہ ہمارے رہبر، ہمارے معزز، ہماری برکت اور ہمارے راہنما ہیں۔)

(ii) شیخ ابن علی فخار بیری ؒ

---

[1] الإحاطة ,ج١، ص٢٨٧؛ الدر الكامنة، ١٢١/١.

Al-iḥāṭa, vol.1, p.287; Al-Durar al-Kāminah, 1/121

[2] مقدمه فتاوىٰ الإمام الشاطبي، ص٣٨.

Muqadimah fatāwa āl-mām ālšāṭby, p.38

محمد بن علی ابو عبداللہ فخار بیری، آپ نے ۷۵۴ھ میں وصال فرمایا۔ لسان الدین ابن خطیب ان کے بارے میں کہتے ہیں:

"الامام المجمع على إمامته في فن العربية، المفتوح عليه من الله تعالىٰ فيها، حفظاً و اطلاعاً و اصطلاحاً و نقلاً و توجيهاً بما لا مطمع فيه لسواه"[3]

(آپ علومِ عربیہ میں حفظ، وسیع المطالعہ، مہارت اور توجیہات بیان کرنے کے لحاظ سے امام ہیں جن کی امامت پر اجماع ہے اور اس فن میں اللہ کی طرف سے آپ کے سینہ کو کشادہ کر دیا گیا ہے جس میں آپ کے علاوہ کوئی دوسرے کے لیے طمع کی گنجائش نہیں۔)

مقری نے انھیں امام شاطبی ؒ کے شیوخ[4] میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح امام شاطبی ؒ کے شاگرد عبداللہ مجاری نے بھی انھیں امام شاطبیؒ کے شیوخ میں ذکر کیا ہے[5] اور امام شاطبیؒ نے بذاتِ خود اپنی کتاب "الإفادات و الانشادات" میں ذکر کیا ہے۔[6]

(iii) شیخ ابو عبداللہ عبدری ؒ

محمد بن محمد بن ببیس عبدری نحوی، آپ نے ۷۵۶ھ میں وفات پائی، اور ایک قول ۷۵۳ کا بھی ہے۔ لسان الدین ابن خطیب ان کے بارے میں کہتے ہیں:

"معلم مذرب، مسهل مقرب، له في صنعة العربية مدية، وفي هدفها لهم سديد، و مشاركة في الأدب، لا يفارقن تسديد"[7]

(آپ ایک تجربہ کار اور آسان اسلوب کے حامل استاذ ہیں، فن عربی میں ید طولیٰ رکھتے ہیں، ادب میں بھی آپ کا کردار ہے۔)

---

[3] نفخ الطيب، ٣٥٥/٥.

Nafḥ aṭ-ṭīb, 5/355

[4] ايضاً.

Ibid.

[5] برنامج المجاري، ص١١٨.

Barnāmğ ālmğāry, p.118

[6] نيل الابتهاج بتطريز الديباج، ص٤٧

Nayl al-Ibtihaaj Bi-Tatriz al-Dibaaj, p.47

[7] نفخ الطيب ,جزء٦، ص٢٤٤.

Nafḥ aṭ-ṭīb, vol.6, p.244

امام شاطبیؒ نے انھیں اپنے شیوخ میں ذکر کیا ہے۔[8]

(iv) شیخ ابو جعفر شقوری ؒ

یہ ابو جعفر احمد بن شیخ ولی ابی البشر آدم شقوری ہیں۔ عبد اللہ مجاری ان کے بارے میں کہتے ہیں:

"الشيخ الفقيه النهوي الفرضي ذو العقل الراجع و المذهب الصالح"[9]

(شیخ، فقیہ، نحوی، بہترین مسلک اور پختہ عقل کے مالک۔)

احمد بابا التنبکتی نے انھیں امام شاطبیؒ کے شیوخ کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔[10]

(v) شیخ ابو سعید بن لب ؒ

یہ فرج بن قاسم بن احمد بن لب تغلبی غرناطہ کے تمام شیوخ کے شیخ ہیں۔ آپ نے ۷۸۲ھ میں وصال فرمایا۔ لسان الدین ابن خطیب ان کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"من أهل الخير والطهارة والذكاء و الديانة و حسن الخلق، رأس بنفسه، و برز بمزية إدراكه و حفظه، فأصبح حامل لواء التحصيل، وعليه مدار الشورى، و إليه مرجع الفتوى لقيامه على الفقه، و غزارة علمه و حفظه، إلى المعرفة بالعربية و اللغة و معرفة التوثيق و القيام على القراءات معظماً عند الخاصة و العامة"[11]

(آپ نیک، پاکیزہ، ذہین، دیندار اور حُسن اخلاق والے تھے، جب آپ بڑے ہوئے اور اپنے حافظہ اور قوتِ ادراک کی بناء پر نمایاں ہوئے تو آپ حصولِ تعلیم کے علمبردار بن گئے، مشاورت کا دار و مدار آپ پر ہی تھا، اور آپ کے علم قراءات میں ماہر ہونے، عربی ادب اور زبان جاننے کے ساتھ ساتھ آپ کے حافظہ، علم غزیر اور فقہ کے ماہر ہونے کی وجہ سے فتویٰ کے لیے آپ ہی کی طرف رجوع کیا جاتا اور آپ عوام و خاص کے ہاں معزز تھے۔)

---

[8] الإفادات و النشادات للشاطبي، ص١٤٢.

Aifādāt w ālnšādāt lišāṭby, p.142

[9] برنامج المجاري، ص١٢٥.

Barnāmğ ālmğāry, p.125

[10] نيل الابتهاج بتطريز الديباج، ص٤٧.

Nayl al-Ibtihaaj Bi-Tatriz al-Dibaaj, p.47

[11] نفخ الطيب، جزء٥، ص٥١١.

Nafḥ aṭ-ṭīb, vol.5, p.511

مقریؒ نے کہا:"و قلّ من لم يأخذ عنه في الأندلس في وقته"[12]
(اندلس میں کم لوگ ہی ہیں جنھوں نے اس وقت میں ان سے علم حاصل نہ کیا ہو۔)
امام شاطبیؒ انھیں اکثر ذکر کرتے اور کہتے:"الاستاذ الكبير"[13](شیخ،فقیہ،امام،عالم،معروف زمانہ)،[14]عبداللہ مجاری نے انھیں امام شاطبیؒ وغیرہ کے شیوخ میں ذکر کیا ہے۔[15]

(vi) شیخ محمد بلنسی ؒ

محمد بن علی بن احمد بن اوسی بلنسی ابو عبداللہ، آپ نے ۷۸۲ھ میں وصال فرمایا۔ لسان الدین ابن خطیب ان کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"كان حسن اللقاء عفيف النشأة، مكباً على العلم و الاستفادة قائما على العربية و البيان، ذاكراً لكثير من المسائل متقناً، حسن الإلقاء و التقرير."[16]
(آپ ملنسار، بچپن سے ہی پارسا، علم اور استفادے میں مشغول، عربی ادب اور علم بیان میں منہمک، بہت سے مسائل کے حافظ، ماہر اور اچھے خطیب اور ادیب تھے۔)

امام شاطبی ؒ نے انھیں اپنے شیوخ میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح احمد بابا نے بھی امام شاطبی ؒ کے شیوخ کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔[17]

(vii) شیخ ابن محمد الیحصبی

محمد بن ابی حجاج یوسف بن عبداللہ بن محمد ابو عبداللہ الیحصبی المعروف لوش، آپ نے ۷۷۳ھ میں وصال فرمایا۔ عبداللہ مباری ان کے بارے میں کہتے ہیں:

---

[12] ایضاً.
Ibid.
[13] الإفادات و الإنشادات للشاطبي، ص۹۴.
Aifādāt w ālnšādāt lišāṭby, p.94.
[14] ایضاً، ص۱٦٥.
Ibid, p.165
[15] ایضاً، ص۱۷۲.
Ibid, p.172
[16] برنامج المجاري، ص۱۱۸.
Barnāmğ ālmğāry, p.118
[17] الإفادات و الإنشادات للشاطبي، ص۹۴، نيل الابتهاج، ص۲۷۰.

"الشيخ الخطيب المقري الحسيب"[18] اور انھیں امام شاطبیؒ کے شیوخ میں ذکر کیا ہے۔

(viii) شیخ ابو عبد اللہ المقری الجدؒ

محمد بن محمد بن احمد بن ابی بکر بن یحییٰ بن عبد الرحمان قرشی المقری ابو عبد اللہ، آپ نے ۷۵۹ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کے بارے میں لسان الدین ابن خطیب رقمطراز ہیں:

"هذا الرجل مشار إليه بالعدوة الغربية اجتهاد او دؤوباً و حفظاً و عناية و اطلاعاً و نقلاً و نزاهة، وهو محافظ على العمل، مثابر على الانقطاع، حريص على العبادة، قديم النعمة، متصل الخيرية، مكب علي النظر و الدرس و القراءة، يقوم القيام على العربية و الفقه، والتفسير، و يحفظ الحديث، و يتهجد بحفظ التاريخ و الأخبار و الآداب، و يشارك مشاركة فاضلة في الاعملين و الجدل و المنطق"[19]

(یہ شخص مغرب میں اجتہاد، استقامت، حفظ، علمی انہماک، وسعتِ مطالعہ اور پارسائی کا حوالہ ہے۔ عمل کا پابند خلوت پر مداوت اختیار کرنے والا اور عبادت کا حریص ہے۔ آپ عربی ادب، فقہ اور تفسیر میں مشغول رہتے، حدیث یاد کرتے تاریخ اخبار اور آداب کو یاد کرنے کے لیے مختلف جگہ ہجرت کرتے۔)

ابن خلدون نے ان کے بارے میں کہا ہے:

"سالت صاحبنا قاضي الجماعة بفاس، و كبير العلماء بالمغرب"[20]

(میں نے فاس میں لوگوں کے قاضی اور مغرب میں علماء کے سربراہ اپنے دوست سے سوال کیا۔)

ابو عبد اللہ مجاری نے ان کے بارے میں کہا:

"الشيخ القدوة الصوفي، نسيج وحده و فريد عصره."[21] (شیخ، قدوہ، صوفی، یکتا و نابغہ عصر۔)

Aifādāt w ālnšādāt lišāṭby, p.94; Nayl al-Ibtihaaj, p.282.

[18] برنامج المجاري، ص١١٩.

Barnāmğ ālmğāry, p.119.

[19] الإحاطة، جزء٢، ص١٩١.

Al-iḥāṭa, 2/191.

[20] ابن خلدون، ولي الدين عبدالرحمن بن محمد الاشبيلي التونسي القاهره المالكي، اَلعِبَر و ديوان المبتداء و الخبر (تاريخ ابن خلدون)، بيروت: دار الكتب العلمية، ١٩٨٣م، جزء١٤، ص١٠٥٩.

Ibn Khuldun, Wali ud Din Abdul Rehman bin Muhammad Al-Ishbeli Al-Tunsavi, Al-Qahiri, Al-Maliki, Kitāb al-'Ibar, wa-Dīwān al-Mubtada' wa-l-Khabar (Tarikh Ibn Khuldun), (Beirut: Dar ul Kutub al Ilmiyah, 1983), Vol. 14, P. 1059.

[21] المعيار المعرب ,جزء١، ص٢٠٢.

امام شاطبیؒ نے انھیں اپنے شیوخ میں ذکر کیا ہے[22] اور اسی طرح عبداللہ مجاری نے بھی انھیں آپ کے شیوخ کے ضمن میں ذکر کیا ہے اور ان علوم وفنون کی اقسام کو بھی ذکر کیا ہے جن میں امام شاطبیؒ نے ان سے استفادہ کیا،[23] اس طرح المقری الحفید نے بھی انھیں امام شاطبیؒ کے شیوخ میں شمار کیا ہے۔[24]

(ix) شیخ سید سبتیؒ

محمد بن احمد بن محمد السني السبتي ابوالقاسم قاضی الجماعۃ، آپ نے ۷۶۰ھ میں وفات پائی۔ احمد بابا تنبکتی نے ان کے بارے میں کہا ہے:"الامام الشريف رئيس العلوم اللسانية"[25]

امام شاطبیؒ نے انھیں اپنے شیوخ میں ذکر کیا ہے[26] اور اسی طرح احمد بابا[27] اور المقری الحفید نے بھی انھیں آپ کے شیوخ میں ذکر کیا ہے۔[28]

(x) شیخ سید تلمسانیؒ

محمد بن احمد بن علی بن یحییٰ بن علی بن محمد، آپ نے ۷۷۱ھ میں وفات پائی اور احمد بابا نے آپ کے بارے میں کہا ہے:

"الشيخ الفقيه الإمام العالم الشهير، الكبير، الصدر، القدوة، الشريف نسباً العظيم قدراً و منصباً، تضلع من معارفه، واستبحر و تجرت ينابيع العلوم من مدركه." [29]

Al-miʿyār al-muʿrib, Vol. 1, p. 202.

[22] الإفادات و الإنشادات للشاطبي، ص٨١- ٨٥.

Aifādāt w ālnšādāt lišāṭby, p. 81-85.

[23] برنامج المجاري، ص١١٩.

Barnāmğ ālmğāry, p.119.

[24] نفخ الطيب، ص٢٦٥.

Nafḥ aṭ-ṭīb, p. 265.

[25] نيل الإبتهاج بتطريز الديباج، ص٤٧.

Nayl al-Ibtihaaj Bi-Tatriz al-Dibaaj, p.47.

[26] الإفادات و الإنشادات للشاطبي، ص٨٩، ١٠١، ١٢٥.

Aifādāt w ālnšādāt lišāṭby, p.89, 101, 125.

[27] نيل الإبتهاج بتطريز الديباج، ص٤٧.

Nayl al-Ibtihaaj Bi-Tatriz al-Dibaaj, p.47.

[28] نفخ الطيب، جزء٥، ص١٨٩.

Nafḥ aṭ-ṭīb, 5/189.

[29] نيل الابتهاج بتطريز الديباج، ص٢٥٥.

Nayl al-Ibtihaaj Bi-Tatriz al-Dibaaj, p.255.

(شیخ، فقیہ، مشہور اور عظیم عالم دین، قدوہ، نسباً سید اور قدر و منزلت کے اعتبار سے عظیم شخصیت، آپ نے اپنے علوم و معارف میں مہارت حاصل کیا اور آپ سے علوم کے چشمے پھوٹ پڑے۔)

آپ شاطبیؒ نے انھیں اپنے شیوخ میں ذکر کیا ہے[30] اور اسی طرح احمد بابا تنبکتی نے بھی آپ کے شیوخ میں سے شمار کیا ہے۔[31]

(xi) شیخ ابو علی منصور بن علی بن عبداللہ زوادی،[32] اصولی نحوی، آپ ۷۷۰ھ کے بعد تک زندہ تھے۔ امام شاطبیؒ نے انھیں اپنے شیوخ میں ذکر کیا ہے[33] اور اسی طرح احمد بابا تنبکتی[34] اور ابو عبداللہ نے بھی آپ کے شیوخ میں ذکر کیا ہے۔[35]

(xii) شیخ شمس الدین[36] **محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن مرزوق ابو عبداللہ،** آپ نے ۷۸۱ھ میں وفات پائی، امام شاطبیؒ نے انھیں اپنے شیوخ میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح ابو عبداللہ مجاری نے بھی انھیں آپ کے شیوخ میں ذکر کیا ہے۔[37]

---

[30] الإفادات و الإنشادات للشاطبي، ص١٢١.

Aifādāt w ālnšādāt lišāṭby, p.121.

[31] نيل الابتهاج بتطريز الديباج، ص٢٥٧.

Nayl al-Ibtihaaj Bi-Tatriz al-Dibaaj, p.257.

[32] آپ کے احوال و آثار درج ذیل کتب میں مذکور ہیں: الإحاطة، جزء٢، ص٣٠٣؛ الدرر الكامنة، جزء٤، ص٣٦٣؛ نفخ الطيب، جزء٤، ص١٤٧؛ نيل الابتهاج، ص٣٤٥؛ برنامج المجاري، ص١١٩.

Al-iḥāṭa, 2/303; Al-Durar al-Kāminah, 4/363; Nafḥ aṭ-ṭīb, 6/147; Nayl al-Ibtihaaj, p.345; Barnāmğ ālmğāry, p.119

[33] الإفادات و الإنشادات، ص١٥٦.

Aifādāt w ālnšādāt lišāṭby, p.156.

[34] نيل الابتهاج، ص٣٤٦.

Nayl al-Ibtihaaj, p.346.

[35] برنامج المجاري، ص١١٩.

Barnāmğ ālmğāry, p.119.

[36] آپ کے احوال و آثار درج ذیل کتب میں مذکور ہیں: تاريخ ابن خلدون، جزء١٤، ص٨٤٢؛ نيل الابتهاج، جزء٢، ص٢٩٠

Tarikh Ibn Khuldun, 12/842; Nayl al-Ibtihaaj, 2/290.

[37] الإفادات و الإنشادات، ص٨٦؛ برنامج المجاري، ص١١٩.

Aifādāt w ālnšādāt lišāṭby, p.86; Barnāmğ ālmğāry, p.119.

(xiii) شیخ ابو بکر[38] **محمد بن عمر بن علی قرشی ہاشمی**، آپ ۷۶۰ھ کے بعد تک زندہ تھے۔

(xiv) شیخ ابو القاسم[39] **فقیہ ابن البناء**، آپ نے ۷۵۱ھ میں وصال فرمایا۔

(xv) شیخ فقیہ[40] **صوفی ابن الناظر**۔

(xvi) شیخ ابو عبد اللہ[41] **محمد بن محمد بن ابراہیم خولانی**۔

(xvii) شیخ ابو جعفر[42] **احمد بن رضوان بن عبد العظیم** فقیہ، ادیب، وزیر، آپ ۷۶۰ھ کے بعد تک زندہ تھے۔

(xviii) شیخ ابن البکاء[43] **ابو عبد اللہ محمد بن البکاء** ؒ۔

(xix) شیخ ابن بقی[44] **محمد بن سعید بن احمد بن لب بن حسن بن بقی**۔ آپ نے ۷۹۱ھ میں وصال فرمایا۔

(xx) امام احمد[45] **بن راویہ ابو جعفر**، آپ نے ۷۶۳ھ میں وصال فرمایا۔

(xxi) شیخ سروری[46] **مکناس یوسف بن علی بن عبد الواحد بن موسیٰ**، آپ نے ۷۸۱ھ میں وصال فرمایا۔

---

[38] الإفادات و الإنشادات للشاطبي، ص۱۲۴.

Aifādāt w ālnšādāt lišāṭby, p.124.

[39] نفخ الطيب، ص۱۳۱؛ الإفادات و الإنشادات، ص۹۲.

Nafḥ aṭ-ṭī b, p. 131; Aifādāt w ālnšādāt, p.92.

[40] الإفادات و الإنشادات للشاطبي، ص۹۵

Aifādāt w ālnšādāt lišāṭby, p.95.

[41] نفخ الطيب، جزء۷، ص۱۰۸؛ الإفادات و الإنشادات، ص۹۷.

Nafḥ aṭ-ṭī b, 7/108; Aifādāt w ālnšādāt, p.97.

[42] ایضاً.

Ibid.

[43] الإفادات و الإنشادات للشاطبي، ص۱۰۸.

Aifādāt w ālnšādāt lišāṭby, p.108.

[44] نيل الابتهاج، ص۲۷۲؛ الإفادات و الإنشادات، ص۱۰۳

Nayl al-Ibtihaaj, p.272; Aifādāt w ālnšādāt, p.103.

[45] نيل الابتهاج، ص۷۲؛ الإفادات و الإنشادات، ص۱۶۳.

Nayl al-Ibtihaaj, p. 72; Aifādāt w ālnšādāt, p.163.

[46] الدرة الكامنة، جزء۴، ص۴۴۶؛ الإفادات و الإنشادات، ص۱۵۹

Al-Durar al-Kāminah, 4/446; Aifādāt w ālnšādāt lišāṭby, p.159.

(xxii) شیخ شقوری[47] **محمد بن علی ابو عبد اللہ شقوری**، طبیب، آپ ۷۴۹ھ تک حیات تھے۔

(xxiii) شیخ بلوی[48] **خالد بن عیسیٰ بن احمد بن ابراہیم ابو البقاء**، آپ نے ۸۱۸ھ میں وصال فرمایا۔

(xxiv) شیخ نمیری[49] **ابراہیم بن عبد اللہ بن ابراہیم بن موسیٰ بن ابراہیم بن عبد العزیز**، آپ نے ۷۷۷ھ میں وصال فرمایا۔

(xxv) کحیلی[50] **علی ابو الحسن۔**

(xxvi) شیخ حافظ[51] **قباب احمد بن قاسم بن عبد الرحمان**، آپ نے ۷۷۹ھ میں وصال فرمایا۔

(xxvii) شیخ حفار[52] **محمد بن علی بن محمد بن احمد بن سعد الانصار بن حفار**، آپ نے ۸۱۱ھ میں وصال فرمایا۔

2- آپ کے تلامذہ

بہت سے طالب علموں نے امام شاطبیؒ سے علم حاصل کیا جو کہ بعد میں اپنے وقت کے امام بنے اور ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

(i) امام ابن عاصم ؒ

---

[47] الإفادات و الإنشادات، ص۱۱۴، ۱٦۷؛ معجم المؤلفين، جزء۱۰، ص۷۱.
Aifādāt w ālnšādāt lišāṭby, p.114, 167; Mūʿğm ālmūālīfyn, 10/71.

[48] الإحاطة، جزء۱، ص۵۰۰؛ نيل الابتهاج، ص۱۱۵؛ الإفادات و الإنشادات، ص۱٦۷- ۱٦۹؛ نفح الطيب، جزء۲، ص۵۳۲.
Al-iḥāṭa, 1/500; Nayl al-Ibtihaaj, p.115; Aifādāt w ālnšādāt, p. 167-169; Nafḥ aṭ-ṭīb, 2/532.

[49] الاحاطة، ۱/ ۱۹۳؛ نفخ الطيب، ۷/ ۱۰۸؛ تاريخ ابن خلدون، ۱۴/ ۸۳٦؛ الإفادات و الإنشادات، ص۱۴۹، ۱٦۰.
Al-iḥāṭa, 1/193; Nafḥ aṭ-ṭīb, 7/108; Tarikh Ibn Khuldun, 14/836; Aifādāt w ālnšādāt, p. 149, 160.

[50] الإفادات و الإنشادات، ص۱٦۰.
Aifādāt w ālnšādāt, p. 160.

[51] نيل الابتهاج، ص۴۸، ۷۲؛ المعيار المعرب و الجامع المغرب للونشريس، ۱/ ۲۰۳
Nayl al-Ibtihaaj, p. 48, 72; Al-miʿyār al-muʿrib wa-l-jāmiʿ al-mughrib, 1/203.

[52] برنامج المجاري، ص۱۰۴؛ نفخ الطيب، ۲/ ٦۹۴؛ نيل الابتهاج، ص۴۸
Barnāmğ ālmğāry, p.104; Nafḥ aṭ-ṭīb, 2/694; Nayl al-Ibtihaaj, p. 48.

محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن عاصم ابو یحییٰ، آپ محرم سن ۸۱۳ھ میں دشمن کے خلاف جہاد کرتے ہوئے گم ہوگئے۔[53] آپ کے شاگرد ابو عبداللہ مجاری نے ان کے بارے میں کہا ہے:

"الفقيه النظار العالم المحقق الحافظ المتفنن"[54]

(فقیہ، علوم میں گہری نظر رکھنے والے، عالم، محقق، حافظ اور متفنن ہے۔)

(ii) قاضی ابن عاصم ؒ

ابو بکر محمد بن محمد بن محمد بن عاصم غرناطی، آپ نے ۸۲۹ھ میں وفات پائی۔[55]

محمد مخلوف نے آپ کے بارے میں کہا:

"الفقيه، الأصولي، المحدث، العالم، الكامل، المحقق، المطلع، المتفنن في علوم شتي المرجوع إليه في المشكلات والفتوىٰ"[56]

(فقیہ، اصولی، محدث، عالم، کامل، محقق، وسیع المطالعہ، مختلف علوم کے ماہر اور مشکل مسائل اور فتوے کا مرجع)۔

(iii) امام ابو عبداللہ مجاری ؒ

محمد بن محمد بن علی بن عبد الواحد مجاری، آپ نے ۸۶۲ھ میں وصال فرمایا۔[57]

شیخ ابو جعفر احمد بلوی[58] ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

---

[53] برنامج المجاري، ص١٢٦؛ نفخ الطيب، ٨/ ٨٥؛ نيل الابتهاج، ص٤٩، ٢٨٥

Barnāmğ ālmğāry, p.126; Nafḥ aṭ-ṭīb, 8/85; Nayl al-Ibtihaaj, p. 49, 285.

[54] ایضا

Ibid.

[55] الأعلام للزركلي، ٤/ ٤٥؛ نيل الابتهاج، ص٤٩، ٢٨٩

Al-Alam Lilzirikili, 4/45; Nayl al-Ibtihaaj, p. 49, 289.

[56] شجرة النور الزكية، ص٢٤٧.

Shujrah Al-Noor Al-Zakiyah, p. 247.

[57] برنامج المجاري، ص١٠٤؛ نفخ الطيب، ٢/ ٦٩٤؛ نيل الابتهاج، ص٤٨؛ شجرة النور الزكية، ص٢٤٧.

Barnāmğ ālmğāry, p.104; Nafḥ aṭ-ṭīb, 2/694; Nayl al-Ibtihaaj, p.48; Shujrah Al-Noor Al-Zakiyah, p. 247.

[58] آپ کا نام احمد بن علي بن احمد بن علي بن احمد بن داؤد البلوی ہے۔ ابو جعفر آپ کی کنیت ہے۔ آپ فقیہ، فنون کے ماہر، صاحب حجۃ، ناصرف علوم کے جامع بلکہ ضابط اور اُن کی نظامت کرنے والے، دسترس رکھنے والے اور ناثر تھے۔ آپ کی وفات ۹۳۸ھ میں مسوماً ہوئی۔ ملاحظہ ہو: نيل الابتهاج بتطريز الديباج، ص٩٠؛ شجرة النور الزكية، ص٢٧٣.

Nayl al-Ibtihaaj Bi-Tatriz al-Dibaaj, p.90; Shujrah Al-Noor Al-Zakiyah, p. 283.

"الشيخ الإمام، المقرئ، الحاج، الرحال، الأستاذ، المتفنن، الرواية، خاتمة الرواة بالأندلس"[59]

(شیخ، امام، مقری، حاجی، بہت سفر کرنے والا، استاذ، ماہر، راوی اور اندلس میں خاتمۃ الرواۃ)

(iv) شیخ محمد بیانی ؒ

محمد ابو عبد اللہ بیانی۔[60]

(v) شیخ ابو جعفر قصار ؒ

ان کے بارے میں نیل الابتہاج میں آیا ہے کہ:

"كان أستاذاً محققاً، وقال: إن الإمام أبا إسحاق الشاطبي كان يطالعه ببعض المسائل حين تصنيفه الموافقات، ويباحثه فيها، و بعد ذلك يضعها في الكتاب على عادة الفضلاء ذوي الإنصاف."[61]

(آپ استاذ اور محقق تھے۔ صاحبِ کتاب نے کہا: امام شاطبیؒ منصف اور فاضل لوگوں کی عادت کے مطابق اپنے کتاب الموافقات کی تصنیف کے وقت بعض مسائل ان کے پاس مطالعہ کے لیے بھیجتے تھے، ان کے بارے میں ان سے بحث و مباحث کرتے تھے اور اس کے بعد انھیں کتاب میں لکھتے تھے۔)

6- آپ کا علم و ہنر

امام شاطبیؒ ان با عمل علماء میں سے تھے جنھوں نے علومِ شرعیہ اور علومِ نقلیہ کو جمع کیا اور آپ وسیع علم کے مالک تھے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر جان لیا کہ امام شاطبیؒ نے صرف ایک ہی فن پر اکتفاء نہیں کیا اور جب ہم نے آپ کی کتاب "الإفادات و الإرشادات" کی صفحہ گردان کی تو ہم نے دیکھا کہ آپ نے اس میں ایسے علمی فوائد کو ذکر کیا ہے جو ان مختلف علوم و فنون پر دلالت کرتے ہیں جو آپ نے سیکھے اور ان میں مہارت حاصل کی۔

آپ نے اپنی مذکورہ کتاب کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے کہ:

"أيها الأخ الصلي، الصديق الوفي، أعانك الله و سلادك، فإني جمعت لك في هذه الأوراق جملة من الإفادات المشفوعة بالإنشتادات، مما تلقيته عن شيوخنا الأعلام، و أصحابي من ذوي النبل

---

[59] ثبت البلوي، ص١٩٩.

Thubit Al-balvi, p. 199.

[60] نيل الابتهاج، ص٤٩، ٣٠٨؛ نفخ الطيب، ٥/ ٥٤٠، ٦/ ١٤٨.

Nayl al-Ibtihaaj, p. 49, 308; Nafḥ aṭ-ṭīb, 5/540, 6/148.

[61] نيل الابتهاج، ص٤٩، ٧٦.

Nayl al-Ibtihaaj, p.49, 76.

والأفهام، قصدت بذلك تشويق المتفنن في المعقول و محافرة المستزيد من نتائج القرائح و العقول."[62]

(اے میرے مخلص بھائی، وفادار دوست، اللہ تیری مدد کرے اور تجھے راہِ راست پر لگائے، میں نے اوراق میں تیرے لیے غزلوں کے ذریعے دوہرے فوائد جمع کر دیئے ہیں جو میں نے اپنے شیوخ اور فاضل ساتھیوں سے حاصل کیے، میں نے اس سے معقولات میں ماہر کو شوق دلانے اور عقل و فکر اور فطری ملکہ کے نتائج سے مزید حاصل کرنے والے کو حاضر جواب بنانے کا ارادہ کیا ہے۔)

وہ فنون جن کے بعض فوائد کو امام شاطبیؒ نے ذکر کیا ہے ان کی تعداد تیرہ ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱- نحو و صرف، ۲- بلاغت، ۳- لغت و ادب، ۴- تفسیر، ۵- حدیث، ۶- عقیدہ، ۷- علم الکلام، ۸- علم منطق و جدل، ۹- علم فلکیات، ۱۰- علم حساب، ۱۱- علمِ طب۔[63] ۱۲- فقہ اور ۱۳- اصولِ فقہ کا علم۔

فقہ اور اصولِ فقہ کے علم میں امام شاطبیؒ نے مہارتِ تامہ حاصل کی اور آپ کی کتاب "الموافقات" اس پر شاہد ہے۔

7- امام شاطبیؒ کا حلیہ اور لباس

آپ کے حلیہ کے بارے میں آپ کے بعض شاگردوں نے کہا ہے کہ آپ کا رنگ پیلے پن کی طرف مائل تھا اور آپ کی داڑھی ہلکی تھی۔

"و من ملابسه – رحمه الله – جبة مختصرة و قبلا[64]، و مثلها عرى[65] حوى[66] اللكون، كأنه ملف بلدي صبغ تلك الصبغة"

---

[62] الإفادات و الإنشادات للشاطبي، ص٨١.

Aifādāt w ālnšādāt lišāṭby, p.81.

[63] حواله سابقه، ص٦٥.

Ibid., p. 65.

[64] القبلا: مغرب میں کپڑوں کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔محمد بن عاصم الغرناطي، ابو يحيٰ، جنة الرضا في التسليم لما قدر الله و قضى، بتحقيق: د. صلاح جرار، عمان، الاردن: دار البشير، ١٤١٠هـ- ١٩٨٩م، ١/ ١٤١.

Muhammad Bin Asim Al-Gharnati, Abu Yahya, Jannatul Raza Fil Tasleem Lima Qadr Allah wa Quziya, Bi Tehqeeqe, Dr. Salah Jarrar, Oman: Dar ul Basheer, 1410A.H- 1989, 1/141.

[65] العرى: قمیص طویل واسع، لمبی اور کھلی قمیص۔حواله سابقه

Ibid.

[66] حوي نسبة إلى – أحوى من حوى وحوة۔اس سے مراد ایسا سیاہ رنگ جو سبزی سے سرخی کی طرف مائل ہو۔الفيروز آبادي، محمد بن يعقوب مجد الدين، القاموس المحيط، بيروت: مؤسسة الرسالة، ١٤٢٦هـ- ٢٠٠٥م، ٤/ ٣٢١؛

(آپؒ کا لباس ایک مختصر جبہ اور ایک مغربی لباس تھا اور اسی طرح کی سرخ بہ مائل سیاہ رنگ کی ایک لمبی اور کھلی قمیص تھی گویا کہ وہ ایک دیہاتی لحاف ہے جسے یہ رنگ دیا گیا ہے۔)

ابو یحییٰ محمد بن عاصم آپ کی صفات کے بارے میں ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

"ولقد رأيت في عالم النوم الشيخ أبا اسحاق الشاطبي – رحمه الله – ولم أدركه بسني، ولكني علمت في النوم أنه هو، و أخبرت بذلك، و هو لرجل أميل اللون للصغرة، خفيف العارضين، عليه جبة مختصرة و قبلا، و مثلها عرى حوى اللون كأنه ملف بلدي صبغ تلك الصبغة، فكنت أسأله أن يوصيني، فقال لي: ((اتق الله واخشه))، فأخبرت بصفته و ملبسه وما صدر لي منه من الوصاة. الشيخ الأستاذ أبا عبدالله المجاري – حفظ الله – لكونه ممن لقيه، و أخبرني بأنها صفته، و أن اللباس لباسه، و عجب من ذلك لكونه قصده فيما أعلمني به إلى داره أيام حياته طالباً منه الوصاة، فقال له: ((قد وصال الله تعالى قبلي))، ثم تلا قوله تعالىٰ: ﴿وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ﴾[67]

و رجع لي بغلك أن الرؤيا صحيحة لموافقتها لما صدرت له منه الوصاة به، ولكون صفته صحيحة"[68]

(میں نے عالم رؤیا میں شیخ ابو اسحاق شاطبیؒ کو دیکھا، میں نے اپنی زندگی میں ان کو نہیں پایا تھا لیکن میں نے خواب میں جان لیا کہ یہ وہی ہیں اور وہ ایک ایسے شخص ہیں جن کا رنگ پیلے پن کی طرف مائل ہے اور داڑھی ہلکی ہے، ان پر ایک مختصر جبہ اور مغربی لباس ہے اور اسی طرح کی سرخی بہ مائل سیاہ رنگ کی ایک لمبی اور کھلی

ابراهيم أنيس – عبدالحليم منتصر – عطية الصوالحي – محمد خلف الله احمد، المعجم الوسيط، القاهرة: مجمع اللغة العربية، ط٥، ٢٠١١م، ١/ ٢١٠؛ الثعالبي، عبدالله بن محمد بن اسماعيل ابو المنصور، فقه اللغة و سر العربية، مكتبة الخانجي، ط١، ١٤١٨هـ – ١٩٩٨م، ص٧٤.

Al-Firuzabadi, Muhammad ibn al-Yaqub Mujaddin, Al-Qamus al-Muhit, Beirut: Mussat al-Risala, 1426A.H - 2005, 4/321; Ibrahim Anees - Abdul Haleem Muntasir - Atiya Al-Sawalihi - Muhammad Khalf Allah Ahmed, Al-Muʿjam Al-Wasīṭ, Al-Cairo: Majma' al-Lughah al-'Arabiyah, Ed. 5, 2011, 1/210, Al-Thualibi, Abdullah Bin Muhammad Bin Ismail, Abul Mansoor, Fiqh al-Lugha wa Sirr al-Arabiyah, Maktabah Al-Khanji, Ed. 1, 1418A.H - 1998, p. 74.

[67] النساء۴: ۱۲۱.

Al-Nisa, 4: 121.

[68] جنة الرضا في التسليم لما قدر الله و قضى، ١/ ١٤١- ١٤٢.

Jannatul Raza Fil Tasleem Lima Qadr Allah wa Quziya, 1/141-142.

قمیص ہے گویا کہ وہ ایک دیہاتی لحاف ہے جسے یہ رنگ دیا گیا ہے، میں ان سے کہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی وصیت کریں تو آپ نے کہا: "اللہ سے ڈر اور اس کا خوف رکھ" پس میں نے آپ کے حلیے، آپ کے لباس اور آپ کی مجھے کی گئی وصیت کے بارے میں شیخ استاذ ابو عبد اللہ مجاری کو بتایا کیونکہ ان کی ان سے ملاقات ثابت تھی تو اس نے مجھے بتایا کہ یہی ان کا حلیہ ہے اور یہی ان کا لباس ہے اور وہ حیران ہوئے کیونکہ انھوں نے مجھے بتایا کہ میں نے ان کی زندگی میں ان سے وصیت طلب کرنے کے لیے ان کے گھر کا قصد کیا تھا تو انھوں نے مجھے کہا: "اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے تمھیں وصیت کی ہے" اور پھر انھوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھا: ﴿وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ١﴾

اس سے میرے نزدیک یہ بات پختہ ہو گئی کہ یہ خواب صحیح ہے کیونکہ یہ ان کی بیان کردہ وصیت اور آپ کے حلیہ کے مطابق ہے۔)

8-امام شاطبی ؒ کے بارے میں علماء کرام کے تعریفی کلمات

بہت سے علماء کرام نے امام شاطبیؒ کی تعریف کی ہے اور وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے کیونکہ وہ مختلف علوم و فنون کے ماہر اور مقاصد شریعت سے آگاہ تھے اور اسی چیز نے انھیں علمِ اُصولِ فقہ میں ایسی جلیل القدر تحقیقات، قواعد اور نئے فوائد منظر عام پر لانے میں مدد کی جن کا اس سے قبل وجود ہی نہیں تھا۔

اسی وجہ سے علماء نے ان کی بہت تعریف کی ہے بلکہ آپ کے ہم عصر بعض علماء نے آپ کے علم و فضل کا اعتراف کرنے کے ساتھ ساتھ نئے پیدا ہونے والے کئی مسائل میں آپ سے فتاویٰ مانگا جن کے سمندر میں صرف امام شاطبیؒ ہی غوطہ زنی کر سکتے تھے۔

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ آپ سے فتویٰ لینے والے ایک عالم نے آپ کو ان کلمات میں مخاطب کیا:

"لكم الفضل فيما أعول عليه في العمل و الفتيا"[69]

(جس عمل اور فتویٰ پر میں اعتماد کرتا ہوں اس کا سہرا آپ ہی کے سر ہے۔)

"و ممن استفتاه من العلماء في عصره، الشيخ الشهير الفقيه المحدث ابو عبدالله الجفار عن حكم الزيادة في المرتب من بيت المال[70]، وغيره، و أبحاثه مع العلماء في عصره كثيرة جداً."

---

[69] المعيار المعرب، ٥/ ٢١٩؛ فتاوى الامام الشاطبي، ص١٦٢.
Al-miʿyār al-muʿrib, 5/219, Fātāwā ālāmām ālšāṭby, p.162.

[70] المعيار المعرب، ٧/ ١١٠؛ فتاوى الامام الشاطبي، ص١٦٧.
Al-miʿyār al-muʿrib, 7/110, Fātāwā ālāmām ālšāṭby, p.167.

(آپ کے ہم عصر علماء میں سے جنھوں نے آپ سے فتویٰ مانگا ان میں سے ایک معروف شیخ فقیہ محدث ابو عبد اللہ حفار بھی ہیں انھوں نے بیت المال سے وظیفہ میں اضافہ کے حکم کے متعلق پوچھا تھا اور اپنے ہم عصر علماء کے ساتھ آپ کے بہت سے بحث و مباحثے ہیں۔)

احمد بابا تنبکتی رقمطراز ہیں:

"الامام العلامه المحقق، القدوة، الحافظ الجليل، المجتهد، كان أصوليا، مفسراً، فقيهاً، محدثاً، لغوياً، بيانياً، نظاناً، ثبتاً، إماماً مطلقاً، بحاثاً مدققاً، جدلياً بارعاً في العلوم، من أفراد العلماء المحققين الأثبات، و أكابر الأئمة المتفننين الثقات، له القدم الراسخ، و الإمامة العظمى في الفنون، من التحري و التحقيق، له استنباطات جليلة، و دقائق منيفة، و فوائد لطيفة، و أبحاث شريفة، و قواعد محررة محققة، و بالجملة فقدره في العلوم فوق ما يذكر، و تحليته في التحقيق فوق ما يشتهر"[71]

(امام، علامہ، محقق، قدوۃ، جلیل القدر حافظ، مجتہد، آپ اصولی، مفسر، فقیہ، محدث، لغوی، فن بلاغت کے ماہر، علوم میں گہری نظر رکھنے والے، حجت، مطلق امام، محقق و مدقق، متکلم، مختلف علوم میں ماہر، قابلِ حجت محقق علماء اور ثقہ ماہر اکابر ائمہ کے گروہ میں سے تھے۔ مختلف علوم و فنون میں تحقیق کے میدان میں آپ متمکن اور امامت کبریٰ کے مقام پر فائز تھے، آپ کے جلیل القدر استنباط، زبردست علمی نکات، عمدہ فوائد، اعلیٰ تحقیقات اور محقق قواعد ہیں، خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپ کی قدر و منزلت بیان سے باہر ہے اور آپ کا مقام و مرتبہ شہرت سے بھی زیادہ ہے۔)

امام حفید ابن مرزوقؒ فرماتے ہیں:

"إنه الشيخ الأستاذ الفقيه الإمام المحقق العلامة الصالح"[72]

(آپ شیخ، استاذ، فقیہ، امام محقق، علامہ اور صالح ہے۔)

اس کے بعد احمد بابا رقمطراز ہیں:

"وناهيك بهذه التحلية من مثل هذا الإمام، و إنما يعرف الفضل لأهله أهله"[73]

---

[71] نيل الابتهاج بتطريز الديباج، ص٣٦- ٤٨.

Nayl al-Ibtihaaj Bi-Tatriz al-Dibaaj, p.46-48.

[72] نيل الابتهاج، ص٤٧.

Nayl al-Ibtihaaj, p.47.

[73] برنامج المجاري، ص١١٦.

(اس جیسے امام کے بارے میں آپ کے لیے یہ وصف ہی کافی ہے، بے شک قدر والے ہی قدر والوں کی قدر جانتے ہیں۔)

آپ کے شاگرد ابو عبد اللہؒ فرماتے ہیں:

"الشيخ العلامة الشهير، نسيج وحده، و فريده عصره"[74]

(شیخ، علامہ، معروف زمانہ، یکتاو یگانہ عصر۔)

ابو عبد اللہ سلمی جعد الہؒ فرماتے ہیں:

"الامام، الأصولي، العالم، النظار"[75]

(امام، اصولی، عالم، علوم پر گہری نظر رکھنے والے۔)

محمد مخلوفؒ ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

"العلامة المؤلف المحقق النظار، أحد الجهابذة الأخيار، و كان له القدم الراسخ في سائر الفنون، و المعارف، أحد العلماء الأثبات، و أكابر الأئمة الثقات، الفقيه الأصولي، المفسر، المحدث، له استنباطات جليلة، و فوائد لطيفة و أبحاث شريفة مع الصلاة و العفة و الورع، و اتباع السنة و اجتناب البدع." [76]

(علامہ، مصنف، محقق، مختلف علوم پر گہری نظر رکھنے والے، گنتی کے چند ماہر علماء میں سے ایک، آپ تمام علوم و معارف میں پختہ، قابلِ حجت علماء اور ثقہ اکابر ائمہ میں سے ایک، فقیہ، اصولی، مفسر، محدث تھے۔ نماز، پاکدامنی، ورع و پرہیز گاری، سنت کی اتباع اور بدعات سے اجتناب کے ساتھ ساتھ آپ کے جلیل القدر استنباط، عمدہ فوائد اور اعلیٰ تحقیقات ہیں۔)

حاصل کلام:

Barnāmğ ālmğāry, p.116.

[74] مرجع سابق.

Ibid.

[75] ثبت البلوي لأبي جعفر البلوي، ص١٩٩.

Thubit Al-balvi li Abi Jaffar Al-Balvi, p. 199.

[76] شجرة النور الزكية لمخلوف، ص٢٣١.

Shujrah Al-Noor Al-Zakiyah Li Makhloof, p. 231.

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دینِ اسلام کی حفاظت کے لیے ہر عہد میں ایسے رجالِ کار پیدا فرمائے جن کے بروقت اجتہادی اور تجدیدی کارناموں نے دینِ اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا اور اسے ہر دور میں قابلِ عمل قرار دیا۔ جدید اسلامی فکری ارتقا پر اثر انداز ہونے والے مسلمان فقہا میں اندلس کے مالکہ فقیہ امام ابو اسحاق ابراہیم بن موسی الشاطبی بہت نمایاں ہیں۔ امام شاطبی نے فقہ اور اصولوں کو ان کی اصلی شکل پر بحال کیا، امام شاطبی کو امام المقاصد کے طور پر بھی جانا پہچانا جاتا ہے۔